رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز
بشیر کالونی سرگودھا 048-3215204

فرمانِ سیدنا علی المرتضیٰؓ

لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ

میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتا ہے، اسے الزام تراشی کی سزا کے طور پر اسی (۸۰) کوڑے ماروں گا (دار قطنی، صواعق محرقہ صفحہ ۶۰)

(طبع جدید مع تخریج و تصحیح، مزید تقاریظ و اضافہ تحقیقات)
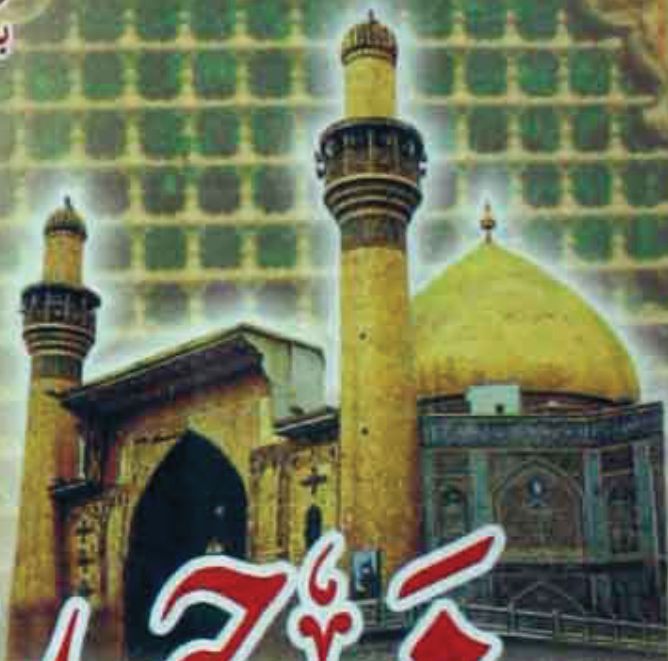
تالیف

محقق عصر پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز

بشیر کالونی سرگودھا

048-3215204

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نام کتاب	ضربِ حیدری
مصنف	شیخ الحدیث والتفسیر پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری دامت برکاتہم
کمپوزنگ	طارق سعید، محمد کاشف سلیم

بارِ اول	تعداد-/1000 اگست 2008ء
بارِ دوم	تعداد-/1000 دسمبر 2008ء
بارِ سوم	تعداد-/1000 جون 2009ء
بارِ چہارم	تعداد-/2000 اگست 2009ء
بارِ پنجم	تعداد-/1100 جون 2010ء
بارِ ششم	تعداد-/1100 جنوری 2011ء

ملنے کے پتے

اویسی بک سٹال مالک محمد رضا مجتبیٰ اویسی
پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز 5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
0321-9407699

لیکن آپ ﷺ کے بے شمار فضائل ایسے بھی ہیں جنہیں روافض نے آپ ﷺ کے خصائص بنا کر مشہور کر دیا ہے اور ہمارے بھولے سنی بھی تحقیق کیے بغیر سر مارتے چلے جاتے ہیں۔

مثلاً مشہور کر دیا گیا ہے کہ صرف آپ ﷺ ہی مولود کعبہ ہیں۔ حالانکہ حضرت حکیم بن حزام ﷺ بھی کعبہ میں پیدا ہوئے تھے۔ امام حاکم لکھتے ہیں: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ نَسَبَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَزَادَ فِيهِ : وَأُمُّهُ فَاخِتَةُ بِنْتُ زُهَيْرِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى ، وَكَانَتْ وَلَدَتْ حَكِيماً فِي الْكَعْبَةِ وَهِيَ حَامِلٌ ، فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ وَهِيَ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ فَوَلَدَتْ فِيهَا ، فَحُمِلَتْ فِي نِطْعٍ ، وَغُسِلَ مَا كَانَ تَحْتَهَا مِنَ الثِّيَابِ عِنْدَ حَوْضِ زَمْزَمَ ، وَلَمْ يُولَدْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فِي الْكَعْبَةِ أَحَدٌ یعنی حضرت مصعب بن عبداللہ نے حکیم بن حزام کا نسب بیان کیا اور فرمایا کہ انکی والدہ ام فاختہ بنت زہیر بن اسد بن عبد العزیٰ تھیں، انہوں نے حکیم کو کعبہ میں جنم دیا جبکہ وہ حاملہ تھیں، ان کو کعبہ کے اندرونی حصہ میں پیدائش کا درد ہوا، تو حکیم کو کعبہ کے اندر ہی جنم دیا، انہوں نے اسے بغل میں لے لیا، اور حوضِ زمزم کے پاس آ کر کپڑوں کو دھویا، حکیم سے پہلے بھی کسی نے کعبہ میں جنم نہ لیا تھا اور انکے بعد بھی کوئی کعبہ میں پیدا نہ ہوا (مستدرک حاکم: ۶۱۳۶)۔

یہ بات نقل کرنے کے بعد امام حاکم علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: قَالَ الْحَاكِمُ : وَهَمَ مُصْعَبٌ فِي الْحَرْفِ الْأَخِيرِ ، فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ وَلَدَتْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ یعنی حاکم کہتا ہے کہ آخری جملہ بولنے میں مصعب کو وہم ہوا ہے، تواتر کے ساتھ اخبار موجود ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا نے امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کو کعبہ کے اندر جنم دیا۔

امام نووی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: وُلِدَ حَكِيمٌ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ ، وَلَا يُعْرَفُ أَحَدٌ وُلِدَ فِيهَا غَيْرُهُ ، وَ أَمَّا مَا رُوِيَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ﷺ ، وُلِدَ فِيهَا ، فَضَعِيفٌ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ یعنی حکیم ﷺ کعبہ میں پیدا ہوئے، اور انکے علاوہ کسی کا کعبہ میں پیدا ہونا نہیں جانا گیا، اور وہ جو حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کعبہ میں پیدا ہوئے، وہ روایت علماء کے نزدیک ضعیف ہے وَ أَمَّا مَا رُوِيَ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ ﷺ وُلِدَ فِيهَا فَضَعِيفٌ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ (تہذیب الاسماء للنووی صفحہ ۲۳۴)۔ علامہ جلال الدین

سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: قَالَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ : وَلَا یُعْرَفُ ذَالِکَ لِغَیْرِہٖ وَمَا وَقَعَ فِی مُسْتَدْرَکِ الْحَاکِمِ مِنْ اَنَّ عَلِیًّا وُلِدَ فِیْھَا ضَعِیْفٌ یعنی شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ: حضرت حکیم بن حزام کے سواہ کسی کا کعبے میں پیدا ہونا نہیں جانا گیا، اور مستدرک حاکم میں جو لکھا ہے کہ حضرت علی کعبہ میں پیدا ہوئے وہ ضعیف ہے (تدریب الراوی ۲/۳۱۳)۔

عبدالرحمٰن محمد سعید دمشقی لکھتے ہیں: مجھے سیدنا علی ﷛ کے کعبہ میں پیدا ہونے کے بارے میں حدیث کی کتابوں میں کوئی چیز نہیں ملی، بلکہ حضرت حکیم بن حزام کا کعبہ میں پیدا ہونا ثابت ہے، حاکم کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے حضرت حکیم بن حزام کے کعبہ میں پیدا ہونے والی روایت کے بعد یہ لکھا ہے کہ "حضرت علی کا کعبہ میں پیدا ہونا تواتر سے ثابت ہے"۔ چاہیے تو یہ تھا کہ حاکم اس متواتر روایت کو پیش کرتے...... حیرت ہے حاکم پر جو تساہل میں اور تشیع میں مشہور ہیں کہ انہوں نے اس تواتر کا دعویٰ کیسے کر دیا؟ وَکَانَ اللَّائِقُ بِہٖ اَنْ یَّاْتِیَ بِتِلْکَ الرِّوَایَۃِ الْمُتَوَاتِرَۃِ الخ (احادیث یحتج بھا الشیعۃ صفحہ ۱۲۲)۔ اس کے علاوہ حضرت حکیم بن حزام ﷛ کا کعبہ شریف میں پیدا ہونا بے شمار کتب میں مذکور ہے مثلاً (صحیح مسلم حدیث رقم: ۳۸۵۹، معرفۃ الصحابہ لابی نعیم جلد ۲ صفحہ ۱۰۷، الاعلام جلد ۲ صفحہ ۲۶۹، سیر اعلام النبلاء جلد ۳ صفحہ ۴۶، نصب الرایہ ۴/۲، الاکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوٰۃ صفحہ ۵۹۱، کتاب المحبر صفحہ ۱۷۶، الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر صفحہ ۳۹۷، تہذیب التہذیب ۲/۱۸۲، ازالۃ الخفاء جلد ۲ صفحہ ۲۵۱، فیض القدیر ۲/۳۷)۔ ہم نے صرف نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے اور کوئی تبصرہ نہیں لکھا۔ جاؤ آسمان علم و تقوٰی کے ان درخشندہ ستاروں پر جا کر فتویٰ بازی کرو جن کی مثال کبھی نہ لا سکو گے۔

اسی طرح یہ بھی مشہور کر دیا گیا ہے کہ صرف مولا علی علم کا دروازہ ہیں۔ حالانکہ فَبِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ وغیرہ سے صاف ظاہر ہے کہ دیگر صحابہ و اہل بیت بھی علم کے دروازے ہیں۔ ان میں سے حضرت ابوبکر صدیق کو علم اور فضل کی بناء پر تمام صحابہ کا امام بنایا گیا (بخاری حدیث رقم: ۶۷۸)۔ حضرت عمر فاروق نے نبی کریم ﷺ کا بچا ہوا سارا علم پی لیا (مسلم حدیث رقم: ۶۱۹۰، ۶۱۹۱، بخاری حدیث رقم: ۸۲، ۳۶۸۱، ۷۰۰۶، ۷۰۲۷، ۷۰۳۲، ترمذی حدیث رقم: ۲۲۸۴، مستدرک جلد حدیث رقم: ۴۵۵۲)۔ حضرت ابی بن کعب سب سے بڑے قاری ہیں۔ حضرت زید بن ثابت سب سے زیادہ علم میراث کے ماہر ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل سب سے زیادہ